نسل نو پر سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی اثرات، قرآن وسنت کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Positive And Negative Effects of Social Media on The New Generation, A Research Review In The Light Of Quran And Sunnah

Dr Peeral khan
Sukkur IBA university
Email: Peeral.khan@iba.suk.edu.pk
Hafiz Haroon Ahmad
M.Phil scholar Islamic studies PU Lahore
Visiting lecturer GPGC Sheikhupura
Email: hafizharoonkhan@gmail.com
Israr Ullah
Ph.D Scholar Islamic Studies AWKUM
Email: Israrullah1984@gmail.com

Abstract

The real problem for the youth nowadays is the use of social media and how use it, the importance of social media in this modern era of technology cannot be denied which reduced he distance between people and made the word a global village, accelerated news access system. However, social media is a combination of good and bad, with innumerable advantages as well as disadvantage that cannot be count. Youngsters spend a lot of time on social media due to which social-economic education and other life activities have been affected. But in fact its real life depends on thee usage of the user, where messaging is a source of livelihood, education and publishing religion, waste of time unauthentic content, Immoral content and accusation are also a cause of political and religious hatred, unnecessary and frivolous political discussions on social media are the cause of political instability in the dear country, it is very important for the young generation to use social media in a positive way so that they can take full advantage of it and avoid the pitfalls. If social media is use according to Islamic principal, then the young generation can reap substantial benefits from it. which can be helpful for the development and prosperity of the country.

کلام الہی کے مطابق تخلیق انسان کا اولین مقصد عبادت الہی ہے. اللہ تعالی نے انسان کو اپنی عبادت کرنے کے لیے زندگی عطا کی ہے اور زندگی کے ایک ایک لمحے کو خالق کی رضا میں صرف کرنے کا حکم دیا ہے، نہ صرف انسان بلکہ جنات کی تخلیق کا مقصد بھی عبادت الہی ہے۔ قران مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ٥٦﴾

اور میں نے جن وانس اسی لیے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

مگر بسا اوقات انسان غفلت اور خواہشات نفسانی کا شکار ہو کر اپنے اولین مقصد حیات کو ترک کر کے دوسرے کاموں

میں مشغول ہو جاتا ہے۔ انسان کے دنیا میں آنے کے بعد اس کے ذمہ صرف دو کام ہیں بعض کام کرنے کا حکم دیا گیا ہے جن کو شرعی اصطلاح میں اوامر کہتے ہیں اور بعض کام ترک کرنے کا حکم دیا گیا ہے جن کو نواہی کہتے ہیں۔ اگر کوئی انسان محض ان دو کاموں پر عمل پیرا ہو جائے فقد فاز۔ لیکن حق و باطل کے درمیان جاری کشمکش کی وجہ سے انسان اپنی اس ذمہ داری کو پورے طریقے سے نبھا نہیں سکتا سوائے مضبوط ایمان اور صمیم ارادے والا ہر حال میں صراط مستقیم پر چلتا ہے۔ درحقیقت دنیا وما فیہا محض انسان کی ازمائش کے لیے ہے دنیا میں انسان کو سب سے زیادہ محبوب مال اور اولاد ہیں لیکن ان کے بارے میں اللہ تعالی فرماتے ہیں!

﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ٢٨﴾

اور جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے اور یہ کہ اللہ تعالی کے پاس بڑا ثواب ہے۔

پیدائش سے لے کر مرنے تک انسان کا ہر آن آزمائش میں ہوتا ہے۔ فتنوں کا مقابلہ کرنا اہل ایمان کے فرائض میں شامل ہے۔ آزمائشوں کے دریاؤں کو پار کر کے ہی انسان ولایت کے منصب پر فائز ہوتا ہے مگر عصر حاضر میں فتنوں کی اتنی کثرت ہے کہ جس میں ہر مبتلا بہ شخص اپنے اولین مقصد کو کھو بیٹھا ہے۔ ٹیکنالوجی کی اس جدید دور میں ایک آزمائش ہے جس میں ہر خاص وعام مبتلا ہے سوشل میڈیا کا بے دریغ استعمال ہے۔

سوشل میڈیا اچھائی اور برائی کا مجموعہ ہے سوشل میڈیا کا استعمال نسل نو کے لیے ایک آزمائش سے کم نہیں لیکن آزمائش ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی افادیت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا مگر انصاف کیا جائے تو فوائد کم نقصانات زیادہ ہیں۔

سوشل میڈیا کے استعمال کے نسل نو پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ سوشل میڈیا کو مثبت کیسے استعمال کریں؟ منفی اثرات کو کنٹرول کیسے کریں؟ انشاءاللہ آنے والے قرطاس میں ہم ان پر مفصل گفتگو زیر بحث لائیں گے۔

سوشل میڈیا کسی تعاون کا محتاج نہیں ہر کس و ناکس نہ صرف اس کو جاننے جانتے ہیں بلکہ اس کو استعمال بھی کرتے ہیں۔ ترقی یافتہ علاقے اور تعلیم یافتہ لوگ چھوڑو اب تو پسماندہ علاقے کے ناخندہ لوگ بھی اس کو اچھے طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کا استعمال انتہائی آسان فہم ہونے کی وجہ سے ہر خواندہ و ناخواندہ فرد اس کو جانتا ہے۔ سوشل میڈیا سے مراد وہ ایپلیکیشنز ہیں جن کے ذریعے صارفین آسانی سے دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اپنے پیغامات، خبریں، ویڈیوز، آڈیوز اور تصاویر وغیرہ چند سیکنڈز میں پہنچاتے ہیں۔ سوشل میڈیا کا آغاز آج سے چند دہائی پہلے ہوا اور ابھی تک یہ ارتقائی مراحل سے گزر رہا ہے۔ آئے روز اس میں نئی ترامیم اور ایجادات شامل ہو رہی ہیں اور اس کا دائرہ کار وسیع ہوتا جا رہا ہے سوشل میڈیا کے ذریعے لوگوں کے درمیان روابط آسان ہو گئے۔ ہر قسم کی چھوٹی خبر اور پیغام آن واحد میں پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی ہے سوشل میڈیا نے دنیا کو ایک

گلوبل ویلج کی مانند کر دیا ہے۔ سوشل میڈیا عصر حاضر میں ایک کارآمد ٹیکنالوجی ہے جو کہ آسان فہم اور سستا ترین نیٹ ورک ہے۔ چند سو میں آپ ہفتہ وار یا ماہانہ پیکج لگا کر ان لمیٹڈ استعمال کر سکتے ہیں سوشل میڈیا کی افادیت اور نقصانات کے انحصار اس کے استعمال پر ہے اگر مثبت طریقے سے استعمال کیا جائے تو آپ اس سے کئی فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ اب زیل میں اس کے چند مثبت پہلو کو بیان کریں گے۔

خبر اور پیغام رسائی:

سوشل میڈیا کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ آپ پرسنل اور پبلک پیغام و خبر کو دوسرے لوگوں تک پہنچائیں۔ پبلک میڈیم جیسے انسٹاگرام، فیس بک وغیرہ کے ذریعے کوئی پبلک خبر شیئر کر سکتے ہیں اور پرسنل میڈیم جیسے واٹس ایپ ،میسنجر وغیرہ کے ذریعے آپ اپنے پرسنل پیغام کو اپنے دوست احباب تک پہنچا سکتے ہیں چاہے وہ دنیا کے کسی بھی ملک، علاقے میں ہوں بلکہ براہ راست ان کو ویڈیو کے ذریعے دیکھا جا سکتا ہے۔ آج سے چند دہائی قبل ایسا سوچنا بھی محال لگتا تھا کہ روابط کا نیٹ ورک لوگوں کے درمیان اتنا عام ہو جائے گا۔ پیغام رسانی انسانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے اور انسانی تاریخ کے ساتھ ہی اس کا آغاز ہوا البتہ ہر دور اور زمانے میں اس کا طریقہ کار مختلف رہا ہے۔ دور رسالت میں سات ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے قاصد بھیجے تھے۔ عہد خلافت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ تک پیغام رسانی کا کوئی منظم ادارہ نہ تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پیغام رسانی کے لیے باقاعدہ ادارہ قائم کیا اور مرور زمانہ کے ساتھ اس میں تبدیلیاں ہوتی رہیں۔

تعلیم و تعلم:

جدید ٹیکنالوجی نے پڑھنے پڑھانے کے شعبے میں بہت آسانیاں پیدا کی ہیں۔ فاصلاتی نظام تعلیم کو مزید آسان کیا گیا اب گھر بیٹھ کر سوشل میڈیا کی مختلف ایپ کے ذریعے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ بسا اوقات گھر ،محلے، علاقے میں اچھے ماہر استاد نہ ہونے کی وجہ سے یا اچھے ادارے نہ ہونے کی وجہ سے بچے تعلیم سے محروم رہ جاتے تھے اب سوشل میڈیا نے یہ محرومی ختم کر دی۔ اب سوشل میڈیا کی مختلف ایپس کے ذریعے اندرون ملک اور بیرون ملک کہیں بھی آپ بچوں کو علم سے منور کر سکتے ہیں۔ مختلف ماہرین نے مختلف مضامین کے آن لائن کورسز شروع کیے ہیں آپ با آسانی ان سے مستفید ہو سکتے ہیں کسی بھی مضمون کے کسی بھی موضوع پر آپ یوٹیوب میں ماہرین فن کے لیکچرز اور ویڈیوز سے استفادہ کر سکتے ہیں اسی طرح نایاب کتب اور قیمتی کتابوں کو جو آپ کی پہنچ سے دور ہیں کو فری میں واٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے تلاش کر سکتے ہیں اور مطالعہ کر سکتے ہیں اور اپنے لیکچرز اور معلوماتی پیغامات کو بھی یوٹیوب اور دیگر ایپس کے ذریعے دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا کی مختلف ایپس سے

آپ علمی استفادہ کر سکتے ہیں جو علمی ذخیرے کی مانند ہوتے ہیں جہاں معلوماتی مواد موجود ہوتا ہے۔ تعلیم و تعلم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لفظ اقراء سے شروع ہونے والے دین میں تعلیم کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں اس سلسلے میں جتنی آسانیاں پیدا کی جائیں قابل تحسین ہیں۔ مشکلات اور محرومیوں کا خاتمہ ہونا چاہیے جدید ٹیکنالوجی سے تعلیم و تعلم کے سلسلے میں بھی استفادہ کرنا چاہیے۔

ذریعہ معاش:

بدلتی دنیا میں تجارت کے طریقے بھی تبدیل ہو گئے۔ حلال کمائی ہمارے فرائض میں سے ہے اسلام نے حلال کمانے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور فرمایا" **ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیده (۳)** آمی کی ہاتھ کی کمائی ۔اس بڑھتی ہوئی بے تحاشہ مہنگائی اور بے روزگاری میں حلال کمانا اور اپنی ضروریات پوری کرنا کسی نعمت سے کم نہیں۔ اب کمانے کے طریقے بھی تبدیل ہو گئے مارکیٹوں اور دکانوں کی بجائے اب اکثر چیزیں آن لائن فروخت ہونے لگتی ہیں۔ گھر بیٹھ کر مختلف ایپس کے ذریعے آپ اندرون ملک اور بیرون ملک آسانی سے خرید و فروخت کر سکتے ہیں مختلف چیزیں جیسے گھریلو سامان ،شاپنگ مال اور ضرورت کی دیگر اشیاء کا بزنس آن لائن ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا آن لائن بزنس کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم ہے جن سے ہزاروں لاکھوں بے روزگار نوجوان گھر بیٹھ کر کما رہے ہیں اس بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری میں ہمارے لیے اسلامی اصولوں کے مطابق حلال رزق کمانا قابل تعریف عمل ہے۔

اشاعت دین:

اشاعت دین، اسلام میں ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے اور اسی ذمہ داری کو نبھانے کی وجہ سے یہ افضل امت قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ المائدہ میں اللہ تعالی فرماتے ہیں

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ ۴

تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیدا کی گئی ہو تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہو۔ ہر دہر میں اشاعت دین کے طور طریقے مختلف رہے ہیں اور عصر حاضر میں سوشل میڈیا کے ذریعے اوروں تک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام آسانی سے پہنچا سکتے ہیں۔ قرآن میں فرمایا گیا:**ولتكن منكم يدعون الى الخير۔(۵)**

اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ لہذا دوسروں کو اللہ تعالی کا پیغام پہنچانا ہماری سب سے بڑی ذمہ داری ہے اور اس سلسلے میں دعوت دین کی تبلیغ کے لیے مختلف طریقہ کار

ہوتے ہیں۔ اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **فواللہ لان اللہ یھدی بک رجلا خیرا لک من ان یکونک حمر النعم(۶)**

خدا کی قسم تمہارے ذریعے ایک شخص کا ہدایت پا جانا تمہارے لیے سرخ اونٹوں کے صدقے سے بہتر ہے۔ لہذا سوشل میڈیا کے ذریعے آپ اس کار خیر میں اپنا بھرپور حصہ ڈال سکتے ہیں۔ ویڈیو، آڈیو اور تحریر کی صورت میں لوگوں کو اسلام کی حقانیت سے بخوبی آگاہ کر سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا ایک ایسا واحد پلیٹ فارم ہے جس کے ذریعے آپ دنیا کے کسی بھی حصے تک اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا سکتے ہیں

اور یہ پلیٹ فارم سب سے آسان با اعتبار جسمانی مشقت اور سستا با اعتبار خراجات، قرآنی آیات کے بمع ترجمہ، احادیث نبوی تراجم کے ساتھ، فقہی مسائل، اصلاحی بیانات، عقائد، معاملات، عبادات کے طور طریقے اور ان کے متعلق بنیادی مسائل مختلف ایپس کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں اور آپ ان کو آن لائن اسلامی اسباق پڑھا سکتے ہیں۔ علمائے کرام، مفتیان کرام، مذہبی سکالرز کے اصلاحی بیانات لیکچرز اور کسی خاص مسئلے میں ان کے نقطہ نظر دوسروں کے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوں۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں!

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون(۷)

تم اہل ذکر سے سوال کرو اگر تم جانتے نہیں ہو۔ لہذا کسی عالم دین مذہبی سکالر اور کسی بھی دار الافتا سے اپنا شرعی مسئلہ پوچھ سکتے ہیں دور دراز علاقوں تک بآسانی دعوت دین پہنچا سکتے ہیں اور اشاعت دین میں اس پلیٹ فارم سے مطلوبہ نتائج حاصل کر سکتے ہیں اگر اس کو مثبت طریقے سے استعمال کریں،

فوائد کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا کی بے شمار نقصانات بھی مندرجہ ذیل ہیں۔

وقت کا ضیاع:

فوائد کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا کے استعمال کے بے شمار نقصانات بھی ہیں جن میں سر فہرست قیمتی وقت کی بربادی ہے۔ سوشل میڈیا کا استعمال ہر کس و ناقص کا نشہ بن چکا ہے ہر وقت آن لائن رہنے کی نوجوان نسل عادی ہو چکی ہے۔ ہر وقت فضول چیٹنگ کرنا، ویڈیوز دیکھنا اور بنانا، بلا مقصد طویل پوسٹ لگانا، سیاسی بحث مباحثہ کرنا، بے مقصد شیئرنگ اور کمنٹ کرنا نئی نسل کا مشغلہ بن چکا ہے۔ الغرض کثرت استعمال کی وجہ سے نوجوانوں کے قیمتی اوقات ضائع ہو رہے ہیں۔ وقت انسان کا قیمتی اثاثہ ہے۔ لایعنی کاموں میں وقت ضائع کرنا مذموم عمل ہے۔ اللہ تعالی قران مجید میں ارشاد فرماتے ہیں!

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَ أَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (۸)

سو کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں نکما پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہمارے پاس لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ روز قیامت انسان سے یہ بھی ضرور پوچھا جائے گا کہ اللہ تعالی کا دیا ہوا وقت آپ نے کیسے صرف کیا۔ اسی مضمون کی ایک حدیث موجود ہے۔

لا تزول قدم ابن آدم یوم القیامة من عند ربه حتی یسال عن خمس عن عمره فیم افناه، وعن شبابه فیم ابلاه وماله من این اکتسبه وفیم انفقه وماذا عمل فیما علم (۹)

قیامت کے دن بنی آدم کے قدم آگے نہ بڑھ سکیں گے یہاں تک کہ پانچ چیزوں کا سوال نہ کر لیا جائے اس کی عمر سے متعلق کہ کن کاموں میں صرف کی؟ اس کی جوانی سے متعلق کہ کہاں گزاری؟ اور اس کے مال سے متعلق کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ تو معلوم ہوا کہ اللہ کی دی ہوئی ہر نعمت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہی شخص دنیا و آخرت میں کامیاب ہے جو اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال کرے اور زوال سے قبل اس نعمت کی قدر کرے۔ اسی سلسلے میں اپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اغتنم خمساً قبل خمس شبابک قبل هرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک وحیاتک قبل موتک۔ (۱۰)

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو جوانی کو بڑھاپے سے پہلے تندرستی کو بیماری سے پہلے دولت کو غربت سے پہلے فراغت کو مصروفیت سے پہلے حیات کو موت سے پہلے اس حدیث میں انسان کو اس بات پر تنبیہ کی گئی ہے کہ اپنے فارغ اوقات کو غنیمت سمجھو اس کو ضائع مت کرو۔

وقت اللہ تعالی کی بڑی نعمت ہے اس کو ایسے کاموں میں خرچ کرنا چاہیے جن کا کوئی دنیاوی یا اخروی فائدہ ہو۔ سوشل میڈیا میں بلا مقصد وقت صرف کرنا اسلامی نقطہ نظر سے قبیح عمل ہے اس سے احتراز لازم ہے کیونکہ وقت قیمتی اثاثہ ہے اس کو قیمتی کاموں میں لگانا چاہیے۔

فرائض منصبی اور معمولات زندگی سے غفلت، زیادہ وقت سوشل میڈیا میں مشغول ہونے کے ناطے لوگ اپنی ڈیوٹی میں غفلت برتتے ہیں۔ زندگی کے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے فرائض کو کما حقہ سرانجام نہیں دیتے ہیں، طالب علم کی پڑھائی میں خلل، استاد کے مطالعہ کا متاثر ہونا، والدین کو بچوں کو وقت دینے سے قاصر رہنا، دکاندار کا گاہک کی طرف توجہ مبذول کرنے سے غافل رہنا، آفس میں بیٹھے کلرک اور آفیسر سائلین کے مسائل سننے کی بجائے فیس بک اور واٹس ایپ میں مصروف رہتے ہیں، حتی کہ ڈرائیور کی ڈرائیونگ سے لاپرواہی کی وجہ سے آئے روز ٹریفک حادثات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ الغرض سوشل میڈیا نے سب کی توجہ اپنی طرف لوٹا دی ہے

اب کوئی بھی شخص اپنے فرائض اور ڈوٹی کو پورا وقت دینے کو تیار نہیں۔ سرکاری اور پرائیویٹ ملازمین سوشل میڈیا کے کثرت استعمال کی وجہ سے اپنی ڈیوٹی سے لاپرواہی کے شکار ہیں۔

اپنے بچوں کو وقت دینا اور ان کی تربیت کرنا والدین کی ذمہ داری ہے اس میں کسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی کرنا جرم ہے۔ اسی طرح ایک طالب علم کو اپنے تمام تر توجہ پڑھائی کو دینا از حد ضروری ہے کیونکہ آنے والے مستقبل کا انحصار حال کی محنت اور کوشش پر ہے الغرض کسی بھی معاملے میں غفلت کرنا اور اس کو پورا وقت اور توجہ نہ دینا افسوسناک امر ہے، اسکی اصلاح ضروری ہے کامیابی اسی میں ہے کہ اپنے کام کو بھرپور توجہ سے سرانجام دیں۔ اسی طرح اپنی ڈیوٹی میں غفلت کرنا اخلاقاً اور شرعاً ناجائز ہے قرآنی آیت کے مطابق امیر کا امین ہونا ضروری ہے کہ وہ اپنے کام کو اچھے طریقے سے مکمل کرے۔ آپ کے ذمے جو کام لگایا گیا ہے اس کے بارے میں آپ سے پوچھا جائے گا۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے

و انها امانة و انها يوم القيامة خزى وندامة الا من اخذها بحقها وادى الذى عليه فيه(١١)

یہ ایک امانت ہے اور قیامت کے روز یہ رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگا الا یہ کہ آدمی نے اسے حق کی بنا پر حاصل کیا اور اسی سلسلے میں اپنی ذمہ داری کو ادا کیا لہذا آپ کو جو بھی منصب اور کام مل جائے پھر اس کو کما حقہ تکمیل تک سرانجام دینا آپ کا شرعاً اور اخلاقاً فرض ہے۔

لہذا اپنی نجی و سرکاری ڈیوٹی کے دوران ہر وہ کام کرنا جو کام میں خلل ڈال رہا ہو خیانت کے زمرے میں آتا ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اتنی کثرت سے استعمال جس سے آپ کی زندگی کے معاملات متاثر ہوں، نجی و سرکاری فرائض میں لاپرواہی کا باعث ہو، خیانت ہے۔

تنہاپسندی:

سوشل میڈیا کے کثرت استعمال کی وجہ سے انسان اپنی فطرت کے برعکس تنہا پسندی کا شکار ہو گیا ہے۔ اجتماعی گیدرنگ کی بجائے اکیلے بیٹھنا اٹھنا اور تنہا رہنے کا عادی ہو گیا ہے، دوستوں کے درمیان بیٹھنے کی بجائے اکیلے بیٹھنا پسند کرتا ہے۔ موبائل ایک دوست کا کردار ادا کرتا ہے۔ بالفرض اگر دوستوں کی محفل میں بیٹھ بھی جائے تو وہاں سناٹا چھایا ہوتا ہے ہر کوئی فیس بک، واٹس ایپ وغیرہ میں مصروف ہوتا ہے انسان کی وجہ تسمیہ یہی ہے کہ وہ پیدائشی اور فطری طور پر ہی مانوس ہونے والا ہے یعنی وہ ہمیشہ دوسرے انسانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا پسند کرتا ہے لہذا دوسرے انسانوں سے الگ تھلگ ہو کر رہنا اور دوسروں کے غم وخوشی میں شریک نہ ہونا انسانی مزاج کے برعکس ہے۔ سوشل میڈیا کے کثرت استعمال کی وجہ سے لوگ سماجی ذمہ داریوں سے دستبردار ہونے لگے ہیں۔

احکام الٰہی کی ادائیگی میں سستی:

فارغ اوقات میں ذکر و اذکار، نوافل، تلاوت قران مجید کی بجائے فیس بک وغیرہ میں مصروف رہتے ہیں، مستحب اعمال کی بجائے فرائض میں خلل پڑنے لگا ہے۔ نماز باجماعت کی قضا اور بسا اوقات رات کو دیر تک موبائل استعمال کرنے کی وجہ سے فجر بھی قضا ہو جاتی ہے۔ قران مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ٩﴾(١٢)

اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز ہیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں اور جو ایسے کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں۔

ہر وہ چیز جو انسان کو اللہ تعالی کی یاد سے غافل کرتی ہے وہ در حقیقت انسان کے لیے خسارے کا سبب ہے۔ فرائض میں غفلت کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ اپنے فارغ اوقات میں بھی اللہ تعالی کو یاد کرنا چاہیے قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب(١٣)

توجب تم فارغ ہو جاؤ تو محنت کرو اور اپنے رب کی طرف پس رغبت اختیار کرو۔

لہذا سوشل میڈیا کو اس طرح سے استعمال کرنا کہ وہ انسان کو اللہ تعالی کے احکام سے غافل بنائے بہت ہی خسارے اور نقصان کا باعث ہے دنیا اور آخرت دونوں میں۔

یعنی اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ دنیاوی کاموں سے فارغ ہو جائیں تو اپنے رب کا ذکر کرو توجہ کے ساتھ، یعنی اپنے فارغ اوقات میں بھی اللہ تعالی کو یاد کریں۔

غیر مستند مواد کی تشہیر:

سوشل میڈیا جہاں پیغام اور خبر رسانی کا تیز ترین نیٹ ورک ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ خبریں اکثر غیر مستند ہوتی ہیں جن کی حقیقت سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہوتا لوگ غیر تصدیقی باتوں کو آگے پھیلاتے ہیں اس پلیٹ فارم میں سنی سنائی اور جھوٹی باتوں کی بھرمار ہوتی ہے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق بیان کرے(١۴)۔ اقوال زریں کو حدیث بنا کر پیش کرتے ہیں حالانکہ اس کی اسلام میں سخت ممانعت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار(١٥)

جس نے جان بوجھ کر جھوٹ باندھا تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔ اس حدیث میں سخت وعید بیان کی گئی ہے اس سے احتراز لازم ہے اکثر اوقات اچھی اچھی باتوں کو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اور دیگر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرتے ہیں اور لوگ بے بنیاد الزامات لگاتے ہیں اور غیر تصدیقی باتوں کو اگے پھیلاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے!

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ٦﴾(۱۶)

اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو بے جا ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔ سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم میں چھان بین کا کوئی پیمانہ نہیں ہے ہر شخص اپنی مرضیات کے مطابق جو چاہے شیئر کرے اس پر کوئی پابندی نہیں، بسا اوقات لوگ ایسے باتوں کو پھیلاتے ہیں جن سے سیاسی مذہبی یا قبائلی شر و فساد کا خطرہ ہوتا ہے اور آپس کی یتحاد کو سخت ٹھیس پہنچتا ہے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے(۱۷) لیکن دین اسلام میں جس خبر کے متعلق آپ کے پاس ٹھوس شواہد نہ ہوں اس کے متعلق کوئی رائے قائم کرنا یا اس کو آگے پھیلانا شرعا ممنوع ہے۔

غیر اخلاقی مواد دیکھنا اور پھیلانا:

سوشل میڈیا کے نقصانات میں سے ایک غیر اخلاقی مواد کی تشہیر ہے۔ سوشل میڈیا میں عموما غیر اخلاقی تصاویر اور ویڈیوز سامنے آتی ہیں جن سے بچنا مشکل ہے۔ تہذیب اور ثقافت کے نام پر بے حیائی پھیلائی جاری ہے لوگ بے حیائی کو جدیدیت کے نام سے تعبیر کرتے ہیں کثرت استعمال کی وجہ سے اس کو اب گناہ بھی تصور نہیں کیا جاتا۔ نسل نو کے لیے یہ انتہائی المیہ ہے ، جوانوں سے دن بدن حیا چھینی جا رہی ہے ۔حدیث میں آتا ہے !الحياء شعبة من الايمان(۱۸)

حیا ایمان کا حصہ ہے۔ دین اسلام میں حیا کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے اور بے حیائی پھیلانی کی سخت ممانعت ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

انالذين يحيبون ان تشيع الفاحشة فى الذين امنو لهم عذاب اليم فى الدنيا والاآخرة والله يعلم و انتم لا تعلمون(۱۹)

بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بے حیائی پھیلے جو ایمان والے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں، اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ سوشل میڈیا پر نازیبا تصاویر اور پورن ویڈیوز کی بھرمار کی وجہ

سے نو عمر بچوں پر منفی اثرات مرتب ہونے لگے ہیں۔ پورے معاشرے سے حیا ختم کی جارہی ہے اور بے حیائی پھیلائی جارہی ہے اور ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلم معاشرے میں بے حیائی کو فروغ دیا جارہا ہے بے حیائی کے پروگراموں کو براہ راست نشر کیا جارہا ہے، ننگی تصاویر اور ویڈیوز کی تشہیر پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ من حیث القوم اس وقت ہر ایک اس برائی میں مبتلا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بے حیائی کا تعلق ظلم سے ہے اور ظالم جہنم میں جائیں گے (۲۰)۔ حیا گناہوں کے لیے ڈھال ہے جب حیا ختم ہو جائے تو لوگ پھر گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتے معاشرے میں گناہوں کی کثرت کی بنیادی وجہ بے حیائی ہے جس کے فروغ کے لیے ہر طرح کی کوشش کی جارہی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی قوم میں اعلانیہ طور پر بے حیائی فروغ پا جائے تو ان پر طاعون کو مسلط کر دیا جاتا ہے اور ایسی بیماریوں میں انہیں مبتلا کر دیا جاتا ہے جن کا پچھلی قوموں نے نام تک نہیں سنا ہوتا (۲۱)۔ یہی حدیث بالکل ثابت ہو چکی ہے آج کل معاشرے میں بے حیائی بھی اعلانیہ طور پر پھیلائی جارہی ہے اور اس کی صراحتاً مختلف بیماریوں کی شکل میں دی جارہی ہے۔ آئے روز ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جن کا پہلے نام ہی نہیں سنا ہوتا۔ سوشل میڈیا کے ذریعے بے حیائی مختلف شکلوں میں پھیلائی جارہی ہے جس سے مجموعی طور پر معاشرے میں تباہی وبربادی پائی جا رہی ہے لہذا سوشل میڈیا پر غیر اخلاقی مواد دیکھنا اور پھیلانا جس میں ابتلائے عام ہے۔ یہ سوشل میڈیا کا انتہائی منفی پہلو ہے۔

خاندانی زندگی اور رشتوں پر اثرات:

فارغ اوقات سوشل میڈیا میں صرف کرنے کی وجہ سے انسانی گھریلو زندگی انتہائی متاثر ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ آئے روز گھریلو مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے اب قریب سے قریب رشتہ دار کو وقت دینے سے قاصر ہیں، والدین بچوں کو، ماں باپ کو زوجین ایک دوسرے کو بہن بھائی ایک دوسرے کو وقت دینے کے لیے تیار نہیں جس کی وجہ سے صلہ رحمی اور پیار محبت سے محروم ہیں۔

جسمانی اور ذہنی نقصانات:

صحت کا خیال رکھنا اور مضر صحت چیزوں سے بچنا شرعا اور عقلا ضروری ہے ماہرین صحت کے مطابق زیادہ دیر تک اسکرین کے سامنے بیٹھنے سے اور نیند کی کمی کی وجہ سے اعصابی ونفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں نظر کے کمزوری ذہنی اور دماغی کمزوری اعصابی دباؤ بلڈ پریشر وغیرہ جیسے خطرناک بیماریاں جنم لیتی ہیں صحت ایک بڑی نعمت ہے حدیث میں آتا ہے!

نعمتا ن مغبوبان فیھما کثیر من الناس ، الصحة والفراغ (۲۲)

دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن میں لوگوں کی اکثریت خسارے میں ہے ایک تندرستی اور دوسری فراغت ہے۔ صحت ایک ایسی نعمت ہے جس میں اکثر لوگ غافل ہیں صحت کا خیال رکھنا ایک اسلامی فریضہ بھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:فان لجسدک علیک حقا وان لعینک علیک حقا(۲۳)

بے شک تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اسی طرح ایک اور حدیث میں روایت ہے کہ طاقتور اور صحت مند مومن کمزور مومن سے بہتر ہے اور اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے لہذا اپنی صحت کا خیال انتہائی ضروری ہے اور سوشل میڈیا کو اتنی کثرت سے استعمال کرنا آپ کی صحت کو متاثر کرتا ہے اور شرعا اور عقلا قابل ترک عمل ہے

سیاسی ومذہبی نفرت انگیزی:

عام طور پر سوشل میڈیا کو سیاسی اور مذہبی بحث مباحثے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس میں مخالف کو ہر حال میں بغیر دلائل کے قائل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے لوگوں کے درمیان سیاسی ومذہبی نفرتیں بڑھ رہی ہیں سوشل میڈیا کے گرما گرم بحثوں کے نتیجے میں وطن عزیز میں آئے روز سیاسی عدم استحکام اور مذہبی فرقہ واریت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہماری نوجوان نسل سوشل میڈیا کو صرف اور صرف سیاسی اور مذہبی مباحثے کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے سوشل میڈیا کی وجہ سے سیاسی عدم استحکام، مذہبی نفرت انگیزی میں تشویش ناک اضافہ ہو رہا ہے، تعصب اور نفرت سے بھری پوسٹیں اور کمنٹس کی جاتی ہیں۔ پاکستان میں سیاسی عدم استحکام اور مذہبی منافرت کا ایک اہم سبب سوشل میڈیا کا آزادانہ اور غلط استعمال ہے۔ سیاسی کارکنان اور مذہبی پیروکار اپنے سیاسی اور مذہبی مفاد کے لیے تعصب پر مبنی مواد کی تشہیر کرتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے!

یسروا ولاتعسروا ، وبشروا ولا تنفروا(۲۴)

تم آسانیاں پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو اور تم لوگوں کو خوشخبری دو اور نفرت پیدا نہ کرو۔ لہذا نفرتیں پھیلانا، نفرت انگیزی کرنا، اشتعال انگیزی کرنا مسلمانوں کا اپس میں قائم اتحاد اور اتفاق کو سخت ٹھیس پہنچانا ہے۔ اس سے رواداری صبر وتحمل اور حسن معاشرت ختم ہو جاتی ہے

الزام تراشی اور گالم گلوچ:

سوشل میڈیا میں لوگ اپنے مخالفین پر الزام تراشی کرتے ہیں اور غلیظ قسم کے نازیبا الفاظ اور گالم گلوچ ایک دوسرے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ عموما پوسٹوں میں اور کمنٹس میں بہتان، الزام تراشی اور گالیاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ فیک

آئی ڈی بنا کر لوگوں کی عزت و آبرو سے کھیلتے ہیں۔ الزام تراشی اور گالم گلوچ ایک غیر سنجیدہ اور اسلام مخالف عمل ہے، دین اسلام میں اسکی سخت ممانعت ہے۔ حدیث میں آتا ہے!

سباب المسلم فسوق وقتاله كفر(٢٥)

مسلمانوں کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑائی کرنا کفر ہے۔ ایک اور روایت میں ہے!

المسبان شيطانان يتهاتران ويكاذبان(٢٦)

آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دونوں شیطان ہیں کہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بدزبانی کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ لہذا گالی گلوچ اور الزام تراشی شریعت محمدی میں ایک انتہائی مذموم عمل ہے۔ کسی مسلمان کو گالی دینا اور اس پر بے بنیاد الزام لگانا گناہ کبیرہ ہے۔ سوشل میڈیا پر یا کسی دوسرے پلیٹ فارم پر اپنے مخالف کو گالی دینا اور الزام تراشی کرنا اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔

کم عمر بچوں پر منفی اثرات:

آج کل بچوں کا زیادہ تر وقت سوشل میڈیا پر گزر جاتا ہے۔ بچے والدین کی لاپرواہی کی وجہ سے ہر وقت سوشل میڈیا پر سرگرم رہتے ہیں۔ بچے روزانہ کئی گھنٹوں تک سوشل میڈیا پر مختلف سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ کم عمری میں سوشل میڈیا کے استعمال کے بے شمار نقصانات ہیں، بچوں کی تعلیمی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں، کھیل کود کی بجائے ہر وقت موبائل پر آن لائن رہنے کی وجہ سے وہ مختلف ذہنی اور جسمانی بیماریوں کے شکار رہتے ہیں، ذہنی صلاحیتوں اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔

خلاصہ کلام:

بدلتی دنیا جو ترقی کے ارتقائی ادوار سے گزر رہی ہے اس میں ٹیکنالوجی کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا تاہم اس مادی ترقی کے لیے خالق کل شئ کے احکام اور اصولوں کو نہیں بدلا جاسکتا۔ ٹیکنالوجی کا مقصد انسانی زندگی کو آسان بنانا اور انسان کو سہولیات سے نوازنا ہے لیکن بسا اوقات اس کے غلط استعمال سے نقصانات بھگتنا پڑھیں گے۔ سوشل میڈیا اس کی واضح مثال موجود ہے جس کے غلط استعمال کی وجہ سے نسل نو کو شدید خطرات کا سامنا ہے۔ سوشل میڈیا کے دو مختلف پہلو ہیں مثبت اور منفی لیکن ان کا انحصار صارف کے استعمال پر ہے، مثبت پہلو کے بہت سے فوائد جبکہ منفی پہلو کے بہت سے نقصانات ہیں۔ اس کی مثال چھری کی ہے چھری کو اگر کچن کی حد تک پیاز، ٹماٹر، آلو گوشت وغیرہ کے کاٹنے کے لیے استعمال کریں تو درست لیکن اگر اس چھری کو لڑائی جھگڑے کے لیے استعمال کریں تو یہ جان لیوا ہوسکتی ہے۔ سوشل میڈیا کو اگر پیغام رسانی ذریعہ معاش، تعلیم و تعلم وغیرہ کے لیے استعمال کریں تو ایک

بہترین تحفہ ہے لیکن اگر اس کو منفی طرز پر استعمال کریں تو بے شمار نقصانات ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ نسل نو کو افادیت و نقصانات سے واقف کریں۔ اس کو مثبت چیزوں میں استعمال کرنے کا عادی بنائیں غلط استعمال سے روکیں۔

تجاویز اور سفارشات:

اٹھارہ سال سے کم عمر بچوں پر پابندی لگائیں۔

سوشل میڈیا کی استعمال کے لئے حدود متعین کر کے قانون سازی کریں۔

نسل نو کو وقت کی اہمیت سے آگاہ کریں اور وقت کی ضیاع کی نقصانات بتائیں۔

نوجوانوں کو سوشل میڈیا کا درست استعمال سیکھائیں۔

پی ٹی اے فحش مواد کی تشہیر پر پابندی لگائیں خلاف ورزی پر سزا مقرر کریں۔

پی ٹی اے سیاسی و مذہبی منافرت پھیلانے والے مواد کو فوراحذف کریں۔

حوالہ جات

۱، القرآن، سورۃ:۵۱۔۵۶

۲، القرآن، سورۃ: انفال، ۲۸

۳، احمد بن علی حجر العسقلانی، بلوغ المرام، کتاب البیوع، باب شروط ومانہی عنہ منہ، رقم الحدیث:۶۴۸

۴، القرآن، سورۃ:۳:۱۰۱

۵، القراان، سورۃ:۳:۱۰۴

۶، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابہ، باب مناقب علی، رقم الحدیث:۳۷۰۱

۷، القرآن، سورۃ:۱۶:۴۳

۸، القرآن، سورۃ:۱۳:۱۱۸

۹، محمد بن عیسی الترمذی، سسنن ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب فی القیامہ، رقم الحدیث:۲۴۱۶

۱۰، احمد بن شعیب سنن نسائی، موسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، ج10 ص400

۱۱، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، ج:۲، ص:۱۲۱

۱۲، القرآن، سورۃ: الفرقان، ۹

۱۳، القرآن، سورۃ، الم نشرح، ۷

۱۴، محمد بن عبد اللہ، مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، رقم الحدیث:۱۵۶

۱۵،ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب التغطیظ، رقم الحدیث:۳۳

۱۶،القرآن سورۃ الحجرات،۶

۱۷، محمد بن اسماعیل، البخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم الحدیث:۶۴۷۵

۱۸، مسلم بن حجاج، صحیح المسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، رقم الحدیث:۲۰۰۹

۱۹، القرآن، سورۃ النور،۱۹

۲۰، محمد بن عیسی، ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجا فی الحیار قم الحدیث:۲۰۱۹

۲۱، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، رقم الحدیث:۱۴۱۹

۲۲، محمد بن اسمٰعیل صحیح البخاری کراچی نور محمد کارخانہ تجارت کتب خانہ آرم باغ، کتاب الرقاق باب لا عیش الا عیش الآخرۃ ج۲ ص۹۴۹

۲۳، صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب لزوجک علیک الحق، رقم الحدیث:۶۱۹۹

۲۴، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب قول یسر وولا تعسیرو، رقم الحدیث:۶۱۲۵

۲۵ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول سباب المسلم، رقم الحدیث:۲۲۱

۲۶، محمد بن اسماعیل، الادب المفرد، کتاب لاسباب، باب المستبان شیطانان، رقم الحدیث:۴۲۷